REGISTERED

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۹	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۹ جون سنہ ۱۹۱۱ء	نمبر ۲۳

۳- خانگی فرائض اُردو ۴ر - رومن ۸ر +
۴- کشف الحقایق اُردو ۸ر +
۵- مسیح کی تعلیم اُردو ۴ر، ۸ر رومن ۸ر ۱۲ر +

۳- سلسلہ اصلاح اُردو

۱- اصلاح زراعت ۱ر +
۲- اصلاح حفظان صحت ۱ر +
۳- دستکاری کی ترقی ۲ر +
۴- اصلاح تمدن ۵ر +
۵- اصلاح اخلاق ۴ر +
۶- ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر +
۷- بچّوں کی پرورش ۱ر
۸- شادی کی بابت خیالات ۱ر +
۹- سچّی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۴- سلسلہ اسلام اُردو

۱- خدائے اسلام ۲ر +
۲- اسلام میں مسیح ۱ر +
۳- ینابیع القرآن ۳ر +
۴- برنباس کی انجیل ۱ر +
۵- بائیبل یا قرآن ۱۰ر +

۵- سلسلہ ہنود اُردو

۱- وشنو کے دس اوتار ۲ر +
۲- آواگون یا آئندہ زندگی ۲ر +
۳- ردّ تناسخ ۳ر +
۴- ویدوں کی قربانیاں ۳ پائی
۵- ویدوں کی دیوتا پرستی ۳ پائی
۶- ویدوں کی ازلیت ۶ پائی
۷- ہندوؤں کے تیوہار ۶ پائی

گیت کی کتابیں

زبور اور گیت
خدا کی عبادت کیلئے رومن اردو
انگیتیں معہ راگ - جلد کپڑا - ۱ر +

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۲ جون سنہ ۱۹۱۱

اخبار کی بہار

سادھو چند جی کسی ریل میں کلکتہ سے سفر کرتا تھا لیکن جب بنگال کے قریب پہنچا اور آنکھ لگ گئی اور جب جاگا تو معلوم ہوا کہ اُن کا بکس جس میں ۲۲۰۰ روپیہ موجود تھا غائب ہو گیا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے پر اب تک پتہ نہیں ملا۔

گنگا استرا ریلوے میں ایک نئی لائن بیانہ سے آگرہ تک منظور ہوئی ہے۔ یہ لائن ۵۰ میل لمبی ہوگی اور اس کی وجہ سے بمبئی اور آگرہ کے درمیان کے فاصلے میں کمی ہو جاویگی۔ بیانہ قریب ۵۰ میل بھرت پور کی جانب ہے۔

شملہ کے لکڑ بازار میں آگ لگی اور اس نے ٹیلیفون کی تاروں کو بھی نقصان پہنچایا اور کئی ایک جگہ کی خبر رسانی جاتی بند ہو گئی۔

فریدپور کی خبر ہے کہ بنگالی انگلش ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب کے گھر پر کسی ایک سکول کے نوجوان لڑکے بھیس بدل کر پہنچے اور مار پیٹ کر بھاگ گئے۔

ہوائی جہازوں سے کئی ایک موتیں وارد ہوئی ہیں۔ سینٹ اوبرن ۱۰۰ فٹ کی بلندی سے گر کر فوت ہو گئے

مسٹر ویر لکلین صاحب ۵۰ فٹ سے گرے لیکن خوش قسمتی سے تالاب میں گرنے سے اُن کی جان بچ گئی۔ اور فوجی جہاز چلانے والے مسٹر راو اور سپتاپن میں گر کر ہلاک ہوئے جاپانی فوجی افسر ہوائی جہازوں کو معائنہ کرنے کے لئے فرانس میں آئے ہیں۔ اور ایک دفعہ تین ممبر ایک فرنچ جہاز پہ سے بورے تک گئے۔

یروشلم میں دو برس سے کچھ انگریز داور کے خزانے اور صیہونی بادشاہوں کے مقبروں کی تلاش میں کھدائی کر رہے ہیں اور کوہ صیہون کے قریب وہ امید کرتے ہیں کہ ہیکل کے سنہرے چراغ اور عہد نامہ کا صندوق وغیرہ پاویں گے۔

چرچ مشنری سوسائٹی کی کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ چونکہ قریب ۵۰ لاکھ کی سال کی ہر برس سے تخفیف کرکے خرچ میں بھی کمی کی جاوے اور چرچ مشنری فراہم ہیں ان کو واپس نہ کیا جاوے۔ اور نیز نئے اُستاد بورڈنگ سکولوں میں بھرتی کیا جاوے۔

رانی بھگوان کور بیوہ سردار دیال سنگھ پر کچھ عرصہ سے سنگین مقدمہ خونریزی کا چل رہا تھا۔ اب اُس کا فیصلہ ایڈیشنل جج صاحب نے سنا دیا ہے۔ رانی صاحبہ کو پھانسی کا حکم ہوا ہے۔ اور دو بانڈیوں کو ۷۰ سال کی قید با مشقت کی سزا ملی ہے۔

کلکتہ میں جمعرات کو اس قدر سخت گرمی ہوئی کہ بہت سے جانور پرائیویٹ اصطبلوں میں مر گئے سخت گرمی سے اُن کی موت واقع ہوئی۔

کارپوریشن کلکتہ ۴۰ ہزار روپیہ کی قیمتی مشتری میں جو جواہرات سے مرصع ہوگی ملک معظم کی خدمت میں اڈریس پیش کرے گی۔

دربار دہلی میں دہی اور دودھ کے مہیا کرنے کا انتظام ملٹری فارم نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے دودھ کی بہم رسانی میں نہایت احتیاط کی جاوے گی۔ کہ کوئی بیماری پیدا نہ ہووے۔

مقام بمبئی سے دو دیہاتی انگلستان پہنچے کہ بمبئی گورنر جنرل سے ... حکم کے خلاف اپیل کریں۔ جو اپیل خارج ہو گئی۔

اعظم گڑھ کے ایک موضع ریا پارہ میں مختلف محلوں کے رہتے ہوئے ۶ ایک ہی روز مر گئے عجیب اتفاق ہے کوئی وجہ ضرور ہوگی۔

کلکتہ میں جدید آبادیات کی تعمیر کے متعلق مہاراجہ قاسم بازار کی کچھ زمین لی گئی۔ جس کے لئے کہ آپ نے ۷ لاکھ روپیہ طلب کیا۔ لیکن سرکار نے نوے ہزار دیا۔ مہاراجہ کی اپیل اس کے متعلق خارج ہو گئی ہے۔

جاپانی عکسوں میں ایک کتاب کتھی پڑھایا گیا جاپانی ... سے مال پر ٹیکس لگایا گیا۔

تار کی بہار

نیویارک کا ایک تار مظہر ہے کہ ریڈنگ جہازی کمپنی کے ایجنٹ کا لالوس کو ایک سال کی قید اور جہاز سٹی بنگالی کے افسروں کو ۹ ماہ کی قید اور ۵ ہزار ڈالر جرمانہ ہوا کہ وہ اس قسم کے تارکان وطن کو جن کا ماخذ پسند نہیں کیا جاتا بحری ملاحوں کے بھیس میں یا کوئلہ کے ذخیروں میں یا دوسری جگہ چھپا کر نیویارک پہنچاتے تھے۔

میڈرڈ کے ایک تار سے واضح ہوتا ہے کہ فرنگی سفیر جاپان ہسپانیہ جاپانی مہاجر پر جو [illegible] متعلق اور تجارت کے متعلق معاہدہ منعقد کرے گے۔

الپاسو کے ایک تار سے واضح ہوتا ہے کہ کنزی جنرل [illegible] کا اسٹاف تمام جہازوں میں قیدیوں کے ساتھ ہو گیا۔ اب تخمینہ کیا گیا ہے کہ تین روز کی جنگ جاری رہی ہے۔ ۔ وہ آدمیوں کی جانوں کا نقصان ہوا۔

جنرل نوسد نے کل شام کو جنرل نوید سیگو و افسران کو جو شمار ہونے میں گرفتار کرتے گئے تھے۔ قول و قرار پر رہا کر دیا۔ وہ اپنی پاس مفاشہ ہی کا اعلان کرتے ہیں کہ وہ صلح کرکے عہدہ میاں اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

بمبئی کا ایک تار مظہر ہے کہ پریزیڈنسی پولیس کورٹ سے ۳۳ اشخاص کو جو کوکین کو بطریق ناجائز اپنے پاس رکھنے کے الزام میں ماخوذ ہوئے تھے جو سزائیں ملی گئیں جن کی تعداد سے پیسہ پہنچتی تھی۔

پونا میں ایک ماہر طاعون نے اعلان کیا کہ اس سے بچنے کو بوٹ اور موزے ضرور پہنے جاویں۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

بشپ رڈلے صاحب پہلے مشنری ہے جو شہر پشاور میں ۱۸۶۶ء سے ۱۸۶۹ء تک رہے۔ اس کے بعد علالت طبع کے باعث ہندوستان سے ولایت چلے گئے اور وہاں سے کناڈا کے اور کین اضلاع میں بشپ مقرر ہوئے۔

سنہ ۱۸۵۰ء میں پادری ای سی سٹوارٹ صاحب سی ایم۔ ایس کے متعلق مشنری ہو کر آگرہ میں آئے تھے انہوں نے اور بشپ فرنچ صاحب نے مل کر سینٹ جانس کالج آگرہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ سٹوارٹ صاحب نے ۲۷ برس تک ہندوستان میں مشنری خدمت انجام دی۔ اس کے بعد علالت کی وجہ سے نیوزیلینڈ کو تشریف لے گئے اور وہاں ۱۸۷۷ء میں بشپ کے عہدہ پر مامور ہوئے۔ ۱۷ برس تک آپ نے عہدہ بشپ کی خدمات انجام دیں اور اس کے بعد اس عہدے سے مستعفی ہو کر پرشیہ کو مشنری ہو کر گئے۔ اور ۱۷ برس تک وہاں کام کیا۔ اس سال مارچ میں ان کا انتقال ہوا ہے۔ اس وقت ان کی عمر ۸۳ برس کی تھی۔ ہندوستان، نیوزیلینڈ اور پرشیہ میں پادری سٹوارٹ صاحب ۶۰ برس تک مسیح کی خدمت کی وہ ایک بڑے سرگرم مشنری اور عالم و فاضل شخص تھے۔

دربار دہلی کے متعلق اعلان ہوا ہے کہ کسی قسم کا سرکاری تحفہ ملک معظم قبول نہ کریں گے صرف ایڈریس جو ملک کے ان انجمنوں سے قبول کریں گے جن کی گورنمنٹ کافی سفارش کرے گی۔

ایڈیٹوریل نوٹس

قوموں کی بیداری

ملک ہندوستان میں ایک قوم آباد نہیں ہے بلکہ یہ ملک قوموں کے مجموعے سے بنا ہوا ہے۔ اس لئے چونکہ یہ بات ناممکنات سے ہے کہ گزشتہ قوموں میں اصل میل جول ہو سکے شروع ہی سے آپس کا نفاق اور فساد اور دشمنیاں قدیم سے چلی آتی ہیں۔ اور ہر ایک قوم دوسری اقوام سے اگرچہ ظاہر طور سے الگ تھلگ رہتی ہیں۔ مگر تاہم ایک جگہ بسنے کے لحاظ سے ان کی حالت بہتری کی طرف ترقی کئے ہوئے یا بدرجہ تنزل رہی ہو بعض قوم کو اگر کسی تعلیمی کسی بات میں کچھ فوقیت بھی رہی ہے تو چونکہ مقابلے میں دوسری قوم سے جا فروختہ ہو کر تعصب ڈھونڈتی رہی ہے۔ اور یہ ساتھی غلبہ پانے پر دوسروں کو اپنے پاؤں کے نیچے لتاڑنے میں کوئی بھی کوتاہی نہیں کی ہے۔ دو بڑی قوموں ہندو اور مسلمانوں کی تواریخ کا جب مطالعہ کیا جاتا ہے تو ہر دو قوموں کی ایک دوسرے کے برخلاف ایسی ہی حرکات بآسانی پائی جاتی ہے ان میں کبھی ایک کا پلہ بھاری ہو گیا کبھی دوسری کا تو دونوں نے ایک دوسرے کی بیخ کنی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ لیکن بہت عرصہ سے ان دونوں کے ہاتھ سے عنان حکومت جاتی رہی اور ایک ثالث فریق نے سمندروں کے پار سے آ کر اس ملک کی حکومت کو اپنے ہاتھوں میں سنبھالا۔ اور یہ جھگڑا ختم ہوا۔ اس کے بعد ان قوموں کی حالت روز بروز گرتی ہی رہی نہ کہ صرف پولیٹیکل حالت بلکہ اخلاقی اور مذہبی حالت میں بھی بہت سا فرق ہو گیا اور ان دنوں ہر صورت سے ان احسان کے علاوہ اور تمام دیگر



اقوام ہند پر تنزلی کی آفت نے تمام ملک کو گرفتار کر لیا اور ہر طرح سے حالت ابتر ہوتی چلی گئی تھی کہ اب ایک زمانہ دیکھنے میں آیا کہ تمام قومیں ابتری کے سب سے نیچے درجے تک پہونچ چکی ہیں اور ہر ایک قوم کی حالت گری ہوئی کا نقشہ ابھی ان سے دکھلایا جا سکتا ہے۔ مگر اس کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ شکر ذات باری خدائے تعالیٰ کا ہے کہ اس ملک کی خوش قسمتی سے اس نے سات سمندروں کے پار سے انگلش گورنمنٹ کو لا کر اس ملک کا سکندر ان بنایا۔ جو صلح پسند اور نہایت عادل اور نیک نیت سلطنت ہے اور تمام قوموں کو ایک نظر سے دیکھتی ہے۔ اور سب کی بہی خواہ ہے اور سب کو یکساں حق حقوق دے کر سب کی مادر مہربان بنی ہوئی ہے جس کے زیر سایہ یہ تمام قومیں اب ایک گھاٹ پانی پی رہی ہیں۔ اور چونکہ یہ گورنمنٹ علم دوست اور ترقی پسند ہے اور رفاہ عام کاموں میں خاص طور سے دلچسپی لیتی ہے۔ قوموں کی گری ہوئی حالت کو اٹھانے کے لئے ہر ایک قوم کو یکساں موقع ترقی اور بیداری کا دیا ہے۔ اور اب دیکھا جاتا ہے کہ تمام قوموں میں کم و بیش بیداری ہو رہی ہے اور ہر ایک قوم اپنی حالت کو سمجھنے لگی ہے۔ اور چونکہ زمانہ امن کا ہے اس لئے کافی موقع ترقی کا سب کو حاصل ہے۔ اس لئے سب قومیں ہر ایک بات میں بیدار ہو کر ترقی کرنا چاہتی ہیں بعض ترقی کی طرف بھی خاصی رفتار میں بڑھ چکی ہیں۔ اور باقی کی زور لگا رہی ہیں۔ بیداری کی روح پیدا ہو گئی ہے۔ اور یہ ایک عالیشان حالت کو بہتری کی طرف رجوع کرنیکا ہے۔ اور اگر حالت ایسی ہی رہی تو وہ وقت دور نہ ہوگا کہ ہر ایک قوم ترقی کے اعلیٰ معیار تک پہونچ جاوے گی۔ روحانی باتوں اور مذہب کی طرف بھی کچھ زیادہ شوق بڑھ گیا ہے اور سچے مذہب کی پڑتال اگرچہ بخوبی کرنے کی پوری منزل تک نہیں پہنچی ہے امید ہے کہ اس کا بھی شوق ظاہر ہو جاویگا۔ اور حقیقت کو پرکھ کر حق اور سچے مذہب تک پہونچ جاویں گے۔ مذہبی لا پروائی اور دہریہ پن اگر زیادہ پھیل گیا تو یقین ہے کہ متلاشیوں کو حق کی تلاش میں ضرور کامیابی ہوگی۔ اور وہ وقت ضرور جلد آ جاویگا کہ تمام قومیں ایک ہی سچے مذہب کی پیرو ہو جاوینگی۔ اور مذہبی اختلاف اور مخالفت بالکل جاتی رہے گی۔ اور ایک ہی گلہ اور ایک گڈریا ہو جاویگا

ایڈیٹر صاحب آریہ پتر کا مطبوعہ ۱۹۱۱ء میں "منیفیسٹیا" کے سنگ کے متعلق لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دو کتابیں دو مہمان مشرقی کے امر مغربی "Occidental Orientalist" صاحبان نے لکھی ہیں لیکن وہ اس کو بڑی روشنی میں ظاہر کرتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب اس کے بعد آگے چلکر تحریر کرتے ہیں کہ آریہ سماج کو سخت کوشش کرنی چاہئے کہ اس غلط اور برے اثر کو دور کیا جاوے جو ان کتابوں سے وید کی نسبت پیدا ہوا ہے۔ اس مضمون میں پنڈت گورودت مرحوم کی تعریف کی گئی ہے۔ جن کے بعد ان کا شروع کیا ہوا کام آج تک رکا پڑا ہے۔ یہ بیان ایک نئی تصنیف کے متعلق لکھا گیا ہے۔ جو ایک مستشرق جرمن نے لکھی ہے۔ جبکہ آریہ سماج نے ابھی تک وید کی تعلیم کو بخوبی واضح نہیں کیا ہے۔ اور کوئی عمدہ قابل تعریف کتاب نہیں لکھی ہے تو وہ کتابیں جو مغربی عالم صاحبان کی طرف سے لکھی گئی ہیں قابل قدر ہیں مگر ناحق غلط اور مذہبی روشنی والی کہنا بالکل بے انصافی ہے۔ آریہ سماج کو لازم ہے کہ پہلے عمدہ کتابیں لکھے اور تب ان کا مقابلہ ان لکھی ہوئی کتابوں سے کیا جاویگا۔ اور یوں سچ اور حق کی آزمائش ہو جاوے گی۔ پر عمدہ کتابوں کی عدم موجودگی میں تعصب اور ضد سے بے دلیل خیالی پلاؤ پکا کر حق کو ناحق کہکر سستی کو چھپانا عقلمندی نہیں ہے۔

ریویو۔ رادھا سوامی مت اور خدائی دعوے

اس نام کا ایک چھوٹا سا رسالہ پنڈت بی۔ آر۔ گپتا صاحب نے رادھا سوامی مت کے رسالوں کے حوالجات سے اخذ کر کے شائع کیا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیچارہ فرقہ کس قدر غلطی میں پھنسا ہوا ہے کہ ان کا گورو خدائی دعویٰ کر کے اپنی پرستش کراتا ہے۔ افسوس کہ اس روشنی کے زمانے میں بھی اس قسم کی زہریلی ہوا چل سکتی ہے کہ ایک انسان اپنے ہم جنسوں سے اپنی پرستش کراوے۔ معلوم نہیں تعلیم یافتہ لوگوں کو کس بلا نے اس مت کے قبول کرنے پر آمادہ کیا ہے۔ حالانکہ گورو جن کو اور مت والے بیکار کہتے ہیں کے سوامی وہ وجود جو صرف حقیقی معبود کے شایاں ہے۔ خود بنے بیٹھے ہیں اور علانیہ طور سے اپنی پرستش کرواتے ہیں۔ جو خاص انسان پرستی ہے۔ اور اپنا الو بھی خوب سیدھا کر رہے ہیں۔ اور ہزاروں کے وارے نیارے ہو رہے ہیں۔

پاس ہم اپنے عزیز آریہ صاحبان سے بھی عرض کرتے ہیں کہ وہ بھی ایک طور سے ایسی ہی غلطی میں پڑے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کیونکہ وہ سوامی دیانند صاحب کی از حد عزت و تعظیم کرتے ہیں کہ ان کی تصویریں بنا بنا کر ان کی جے کے نعرے بلند کرتے ہیں اور وہ عزت جو صرف حقیقی معبود کا حق ہے انسان کو دیتے ہیں اور اس سے دعا مانگتے ہیں تو وہ رادھا سوامی لوگوں سے بہتر نہیں ہو سکتے۔

ہم دونوں متوں کے ممبروں سے ملتمس ہیں کہ وہ اندر سے انصاف خود فکر کریں کہ محض انسانی وسیلہ بیکار ہو کر کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا تا وقتیکہ خدا خود مجسم ہو کر انسان کی دستگیری نہ کرے اس لئے ہم ذات الٰہی کے مظہر یعنی اور نجات دہندہ ربنا یسوع مسیح کی خوشخبری دیتے ہیں کہ وہی اکیلا خالق ہے جو دنیا کو بچانے آیا اور صرف اس پر ایمان لانے سے ہمیشہ کی زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔ وہ خدا کا شبیہ اور خدا کا مظہر اور مسیح شدہ نجات دہندہ ہے۔

دینی سوال و جواب

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ دنیا پہ ہمیشہ امن و مصالحت کے خواہاں تھے۔

اقول۔ ہمیشہ تو جنگ و جدل اور خون ریزی ہی اس کا تو نام و نشان نظر نہیں آتا۔ مصالحت کا عرب میں تذکرہ ہی کیا ہے عرب کی تو تواریخ ہی جنگیں ہی شروع سے خلاف ہیں جن کے رگ و ریشے میں لڑائی بھڑائی ٹپکتی ہے۔ اور تا ہنوز یہی حالت چلی آتی ہے۔

قولہ۔ اب ان واقعات کی موجودگی میں بھی اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ساتھ جنگ و جدل کرنے میں سبقت کی تھی تو ہم ایسے شخص کو حوالۂ خدا کرتے ہیں۔

اقول۔ اڈیٹر صاحب جو واقعات اور پیش کئے گئے ہیں۔ مگر ان کو غور سے دیکھا جاوے تو ان سے بھی یہ بات ظاہر ہے کہ ہمیشہ جنگ و جدل ہوتے رہے۔ اگر ایک فریق صلح کرتا تو مشتبہ تھی کہ یہ جنگ و جدل واقع ہی ہوتے اور اگر ایک فریق کی طرف ہوتے تو اس کی طرف خدا ہوتا اور اس کو معجزانہ طریق سے بچاتا جس طرح سے کہ اپنے بندے بنی اسرائیل کو فرعون کے پنجے سے معجزانہ طور سے بچایا تھا کہ ان کے ساتھ جنگ و جدل کا بانی مورد کرتا جیسا کہ آنحضرت نے لگاتار جنگوں سے کرنے [illegible] کر دکھایا۔

قولہ۔ پیارے ناظرین! ہم پوچھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ ہمارے دشمن کہتے ہیں پہلے پہل جبکہ آپ کا جتھا کمزور تھا دشمنوں پر چڑھائی کی تھی تو جبکہ دشمن کمزور اور آپ طاقت ور تھے۔ کون امر اسباب سے مانع تھا کہ ایک ہی حملہ میں قریش کو تباہ و برباد کر دیتے۔

اقول۔ قریش کو تباہ اور برباد تو کر چکے۔ اب کسر کیا باقی تھی آپ کا مطلب شاید یہ ہے کہ ان کو صفحۂ دنیا سے اٹھا ہی دیتے۔ ہاں ایسا کر سکتے تھے۔ سپاہ بھی گذشتہ رشتہ نبوت چل چکی تھی اور ایسا ایک دم عمل میں لانا قابل اعتراض ہوتا۔ اس لئے ان کا قلع قمع کرنا مصلحت نہ تھا۔

قولہ۔ پھر اس کی کیا وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت جبکہ آپ کے ارشاد پر ہزاروں جانباز سپاہ جان قربان کرنے کو تیار تھے۔ اور جبکہ قریش کی طاقت پورے طور پر ٹوٹ چکی تھی آپ نے ان کی کمزوری سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ بلکہ ان کو رضامند اور خوش کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش فرمائی۔

اقول۔ ان کی کمزوری سے اسلام کو جو فائدہ پہونچا وہ اب تک ظاہر ہے اگر قریش کا دور چلتا اور وہ غالب ہو جاتے تو کیا اسلامی فرقہ اب تک دنیا میں یوں قدم جما سکتا اور کیا چاروں طرف اس کی دھوم ہونے لگتی اور رفتہ رفتہ بڑی سلطنت قائم ہو گئی۔ اگر شروع ہی میں اسلام کا فرقہ قریشوں سے مغلوب ہو جاتا تو ہرگز اس طرح سے یہ عظمت اور شان اس درجہ تک پہونچتی۔ ہمارے خیال میں اسلام کے تمام عروج کا باعث ہی قریش کی شکست ہوئی ہے اور ان کی کمزوری نے اسلام کو زور اور عظمت بخشی ہے۔ ورنہ یہ دن ہرگز ہرگز نصیب نہ ہوتا۔ اگر اڈیٹر صاحب ان کوششوں کا منصل ذکر کرتے جو اسلام نے قریش کی رضامندی اور خوشی کے لئے کیں تو بہت بہتر ہوتا۔ باقی آئندہ

اقتباس

کلیسیا کے باہر کے مسیحی

یہ خوشی کی بات ہے کہ تمام عیسائی جو کلیسیاؤں میں شامل ہیں وہ مسیحی کلام میں شریک ہو کر عبادتی برکتیں پاتے رہتے ہیں۔ چند بعض کلیسیا سے باہر رہ کر بھی مسیحی زندگی بسر کرتے اور عمدہ نمونہ دکھلا کر گواہ بنے ہوئے ہیں۔ یہ مثل ایک باغ کے باہر پڑے اور عمدہ پھولدار اور پھلدار پودوں کے ہیں۔ جن کے بیج ہوا میں اڑ کر باہر کہیں جا لگتے ہیں۔ اور جہاں کہیں وہ موجود ہوں سکتے ہیں۔ اسی طرح سے یہ سچے مسیحی کلیسیا سے باہر رہ کر اور مسیحی زندگی کا لطف اٹھا کر اپنی چال و چلن سے خدا کا جلال ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن ہم یہ چاہتا ہوں کہ وہ اپنا تعلق کلیسیا سے رکھیں۔ تاکہ گلہ سے باہر کی آفتوں اور سختیوں اور دشمنوں سے محفوظ رہیں۔

ایڈیٹر

ضرورت

ایک تجربہ کار میٹرن ایک ایسے اسکول کے لئے جہاں بچے اپنا ہر ایک کام خود کرتے ہیں درکار ہے۔ یہ ملازمت یکم اکتوبر سے شروع ہوگی۔ تنخواہ حسب لیاقت اور تجربہ ملے گی۔ سامان اپنی درخواستیں ذیل کے پتہ پر بھیجیں۔

المشتہر ـــــــ مہتممہ

مس ایم۔ اے۔ ای۔ ہیلم۔ اسپیل سنس جگراؤں پنجاب

م کا ذکر کیا ہے بار بار ہرگز نہیں ... قریش کی شکست اور مغلوبی نے اسلام کو وہ فتح بخشی جیسے رہیلے ... اسلام نے پیچھے جہد دیگرے بادشاہوں کو زیر کرنا شروع کیا اور اسلام

مراسلات

کیا وید نت میں

جیسے کوئی لڑکا کسی دریا کے کنارے پر بیٹھ کر دریا کے ریت کو جمع کر کے کھیلنے کے لئے گھر بناتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد پھر اس کو ڈھاتا ہے۔ دریا کے ریتے دریا میں بہ جاتے ہیں۔ اسی طرح خلقت کا بانی جو کچھ بناتا ہے سو اس لڑکے کی مانند پرکرتی سے پہاڑ و دریا بنا کر بناتا ہے اور پھر ان پہاڑوں کو پرکرتی کر واپس بگاڑ دیتا ہے۔ ایسے خالق کیسا لاچار ہے۔ وہ کسی شئے کو خلق نہیں کر سکتا۔ محض ایک لڑکے کی طرح ریتوں کے جمع کرنے و بکھیرنے والا ہے۔ ایسے لاچار خالق کو ماننے سے ہم کو اور سب کو کیا فائدہ ہے؟

اس خلقت کے کام پر غور کرنے سے عجیب دانائی wisdom تدبیر design اور قابلیت adaptation or fitness نظر آتی ہے۔ مثلاً بچہ پیدا ہوگا، پیشتر ہی سے کسی نے عجیب دانائی اور تدبیر سے اس کی چھاتی میں دودھ کا انتظام کیا۔ انسان کی چھاتی کو ایسا قابل کر دیا کہ عین بچے کے منہ میں آجائے۔ اسی طرح خلقت کے تمام انتظام میں ہر شئے خاص خاص تدبیر design کے مطابق خاص خاص قابلیت رکھتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلقت یا خلقت کے مادہ کو کسی نے اپنی دانائی اور ارادہ و تدبیر کے موافق قابل کر کے بنایا۔ اگر مادہ ازلی ہو اور اس ازلی دانائی و تدبیر کے مطابق پیدا نہ کیا گیا ہو تو اس میں یہ قابلیت کہاں سے آئی۔ کیا یہ اتفاق سے ہوا کہ مادہ نے کام ہم آہنگ اس دانائی و تدبیر design سے مطابقت کی ہیں؟ اگر مادہ کی قابلیت کو مانو گے تو اتفاق سے۔ اور یہی اس دانائی و تدبیر design کے موافق کام دیتا ہے۔ ورنہ یوں کہو کہ ایشور دانائی سے بیکار اور کوئی ایشور ہے جس نے ایشور کو دانائی و تدبیر اور مادے کو اس دانائی و تدبیر کے موافق کام دینے کے لئے قابلیت عطا کی۔ ایسا لغو خیال آپ ہرگز پسند نہ کریں گے۔ لہذا آپ کو ماننا پڑے گا کہ ایشور نے اپنی دانائی و تدبیر design سے خاص کام کے لئے اور اس کو انجام دینے کے قابل کر کے مادے کو خلق کیا۔

آپ کہیں گے کہ ازلی مادہ ازلی ایشور کی دانائی و تدبیر design کے قابل بذات خود ہے۔ اس کے جواب میں اس مسئلے کو ظاہر کرنے کے لئے ایک مثال کا استعمال کرنا بہتر ہوگا۔ مثلاً ایک کرسی ہے۔ کرسی کی قابلیت یہ ہے کہ اس پر کوئی بیٹھے۔ اب کرسی بیٹھنے کے قابل بذات خود ہے۔ یا اس کرسی نے اس کو اس قابل کیا؟ ضرور کسی بڑھئی نے جس نے اس کرسی کو بنایا اس کو یہ قابلیت دی۔ یہ قابلیت بڑھئی کی دانائی و تدبیر design سے اور اس دانائی و تدبیر کو کام میں لانے سے کرسی کو حاصل ہوئی پھر کرسی کا وجود بھی اس قابلیت پر منحصر ہے۔ کرسی کیا ہے؟ خاص طور سے بیٹھنے کے قابل شئے کو کرسی کہتے ہیں گر خاص طور سے بیٹھنے کے قابل شئے نہ ہو تو وہ کرسی بھی نہیں ہے۔ کرسی کا عدم وجود کرسی کی نیستی۔ کرسی بیٹھنے کے قابل بذات خود نہیں۔ مادہ بھی اپنے کام دینے کے قابل بذات خود نہیں۔ کرسی کا وجود اس کی قابلیت پر منحصر ہے۔

(باقی دارد)

مرحوم مغفور
پادری فرنسس جینویز نیوٹن ایم ڈی (فیروزپور)

آپ کوہستان پاڑ کے سرسبز اور خوشنما پہاڑ پر ۲۴ جولائی ۱۸۵۸ء کو پیدا ہوئے اور قدرت کے اس مرد منظر نے شروع ہی سے ان کے دل پر ایسا اثر کیا تھا۔ جو کہ باقی تمام عمر ظہور پذیر ہوتا رہا۔ اور چونکہ ان کے والدین کا سچا مسیحی نمونہ ہر وقت پیش نظر رہا اور اس میں انہوں نے اپنے بچپن کے دن گذارے اور مسیحی تعلیم جو کہ بچپن سے اس کے لوح دل پر نقش ہوگئی وہ بڑھ کر ایمان راسخ ہوگئی۔ آخر میں ایک ایسا جوہر بن کر چمکنے لگی جس کی روشنی نے دور دور پھیل کر بہتیرے دلوں کو منور کیا۔ آپ چودہ سال کی عمر تک اپنے ماں باپ کے ساتھ رہے اور ان کے فیضان صحبت سے مستفید ہوئے۔ اور تمام خصائل حمیدہ اور اوصاف حسنہ سے جو کہ ان کی طبیعت میں مرکوز تھے متاثر ہوتے رہے جب ابتدائی تعلیم مکمل ہو چکی اور مسیحی صداقت نے بخوبی پورا گھر کر لیا تو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے ۱۸۷۲ء میں انگلستان روانہ ہوئے وہاں دو سال سکول میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اور آخر میں کالج کی تعلیم ختم کرنے کے لئے امریکہ کا رخ کیا جہاں [illegible] تک مذہبی غرض پوری کی اور ساتھ ہی مشنری کی چونکہ طبیعت خدا نے پہلے ہی سے ذہین اور تحصیل علم کی ہوئی تھی۔ لہذا سات سال کے عرصہ میں کالج اور ڈاکٹری کے مرحلے طے کر کے پھر ۱۸۸۱ء میں ہندوستان میں تشریف لائے۔ آپ نے دوران تعلیم میں اپنے اوصاف حمیدہ سے سیکڑوں کو گرویدہ خاطر کر لیا

تھا۔ اور دوست واحباب ہمیشہ آپ کے مداح رہے۔ ہندوستان واپس آنے پر آپ لاہور میں متعین ہوئے اور چھ سال یعنی ۱۸۸۱ء تک وہیں مقیم رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے اس ملک کی زبان میں مہارت تام حاصل کی اور اکثر بازاروں میں خوشخبری سناتے رہے۔ اور خدا کی بادشاہت میں لوگوں کو آنے کی ترغیب دیتے رہے چونکہ طبیعت پہلے ہی سے ہمدرد اور رحمدل واقع ہوئی تھی لوگوں کے علاج تشخیص امراض کی کبھی پرواہ نہیں کیا کرتے تھے علاوہ وعظ و نصیحت کے آپ ملک کے طول و عرض میں تبلیغی دورے بھی کیا کرتے تھے اور آپ ایک نیک اور صالح بزرگ تھے اس لئے آپ کی صداقت کا اثر پیدا کر دیا جاتا تھا۔ آپ کے مزاج کے علاوہ دوستوں میں بچے بچے میں اگر ہر دلعزیز تھا۔ اب اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کس پایہ کے محنتی اور جانفشاں تھے چونکہ شوق تھی آپ نے اپنی صحت کی بھی پرواہ نہ رکھی تھی۔ لہذا طبیعت کچھ علیل ہو گئی اور آپ کچھ عرصہ کے لئے امریکہ واپس چلے گئے۔ مگر وہاں رہتے شوق کی وجہ طبیعت کی بحالی کے آپ سست نہیں بیٹھے۔ بلکہ آپ نے مسیح کے نقش قدم پر چلنے کی خاطر اور لوگوں کو ان کے دکھ میں کام آنے کے لئے چار سال کی محنت شاقہ کے بعد ڈاکٹری کا کورس ختم کر کے ۱۸۸۸ء میں پھر واپس لاہور تشریف لائے۔

چونکہ لاہور میں مسیحی کام جاری ہو چکا تھا نیز یہاں دستگیر ہر طرح کسی اور جگہ میں بنی نوع انسان کے جسم و روح کے علاج کا مشغلہ پایا جاوے۔ چنانچہ ۱۸۹۳ء میں آپ نے شہر فیروزپور میں ایک ہسپتال کھولا اور تا عمر آخر وہیں بسے۔

چونکہ آپ نہایت درجہ حلیم مزاج اور پاک تھے۔ اور ہر وقت خدا کی بادشاہت کی طرف بلانے کی کوشش بے انتہا کرتے تھے۔ لہذا خداوند نے ان کو ان کی تکلیفوں میں ہاتھ بٹانے کے لئے ساتھی بھی ویسا ہی دیا ہوا تھا جو کہ ہر طرح سے ان کی امداد کرنے کو تیار تھا۔ وہ بھی ایسی کہ فیاضی، مسافر پروری اور دینداری میں لاثانی۔ مصیبت کے وقت لوگوں کے کام آنے والی۔ شمع کی طرح جان جلانے والی اور زندگی وقف خدمت دل و جان سے کرنے والی۔ کیوں نہ ہو۔ ایسے نیک بخت کو ایسی ہی بیوی ملنی چاہئے تھی۔ اگر صاحب مردوں کے درد کا علاج تھے تو صاحبہ عورتوں کے دکھوں کی دوا تھی۔ خلاصہ کلام یہ کہ آپ اس کے دین اور دنیا کی ساتھی تھیں۔

ڈاکٹر صاحب کا یہ حال تھا کہ آپ نے اپنی تیس سالہ خدمت میں ہزارہا دکھ کے ماروں کا دل و جان سے علاج کیا اور غریبوں کو اپنی شرافت اور نیکی سے ایسا گرویدہ کر لیا کہ بچہ بچہ تک ان کو یاد کرتا رہتا ہے۔ غریبوں کا جو علاج آپ نے کیا وہ قابل تحسین ہے یہاں تک کہ خود جب کہ آپ کی طبیعت بھی کچھ ناساز تھی ایک غریب مریض کو جو کہ بڑی تکلیف میں تھا اپنے ساتھ گھر لے آئے اور اپنی تکلیف کا کچھ خیال نہ کر کے اس کی تیمارداری میں مشغول رہے۔ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ آپ ہسپتال سے بغرض کھانا کھانے گھر تشریف لاتے ہیں اور رستے میں کوئی مریض مل گیا۔ تو اس کے ساتھ پھر واپس ہسپتال جاتے اور جب اطمینان تک اس کی دوائی کر لیتے کھانے کا نام لیتے یہاں تک کہ بعض اوقات بیماروں سے عدیم الفرصتی کی وجہ کے سبب دن کا کھانا نصیب ہی نہیں ہوتا تھا بھلا کہیں ایسا آدمی آسانی سے ملتا ہے۔ ہمدردی کا یہ حال تھا کہ کئی دفعہ ان منادی میں لوگوں نے آپ کو سخت باتیں سنائیں اور کئی دفعہ مار پیٹ تک نوبت پہنچی۔ مگر واہ رے شیریں کلامی تو کبھی اُف تک نہ کی۔ یہی ہے مسیحی تعلیمات اور یہی کا نام ہے مسیحیت۔ مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب ستائے جاتے ہیں۔ کیونکہ خدا کی بادشاہت انہی کی ہے۔

آپ اپنی زیست میں ہی اپنے عزیزوں سے جن کو اپنی جان سے زیادہ پیار کرتے تھے۔ جدا ہو گئے تھے یعنی اپنی حیات میں ہی اپنی بیوی ایک لڑکے اور ایک لڑکی کی موت کے صدمہ کے شکار ہو چکے تھے مگر کبھی حرف شکایت زبان تک نہیں آیا صبر ایوب اسی کا نام ہے۔

آپ ۱۹۱۰ء کی موسم بہار میں امریکہ تشریف لے گئے۔ اور وہاں مرض سے اس قدر تکلیف تھی کہ جان بلب ہو گئے۔ مگر پھر مرض کو افاقہ ہو گیا اور اسی سال ماہ دسمبر میں واپس فیروزپور آئے اور کام شروع کر دیا ولایت کے اطبا نے تاکید کی کہ آرام ضرور کرنا جہاں تک ہو سکے کام کم کرنا۔ مگر ان کی طبیعت میں خالی بیٹھنا نہ تھا۔ آتے ہی کام پر لگ گئے اور آرام کی کچھ بھی پرواہ نہ کی نتیجہ یہ ہوا کہ بخار پھر آنا شروع ہو گیا اس پر بھی کام نہ چھوڑا گیا۔ قریب بالکل لاچار ہو گئے۔ تو ۱۰ ماہ اپریل کو بحالت مرض اپنے بھائی ڈاکٹر سی بی نیوٹن صاحب کے پاس جن سے وہ کمال الفت رکھتے تھے تشریف لے گئے۔ اس وقت کسی کو خیال نہ تھا کہ یہ ملاقات آخری ہے ۲۸ اپریل کو تشنج کا ایک سخت حملہ ہوا جس سے جانبر نہ ہو سکے اور ۳۰ اپریل کے پونے بجے زمرہ مؤمنوں کے پاس اپنے عزیزوں کے ساتھ جا ملے۔ ان کے پیارے بھتیجے مسٹر نیوٹن اور عزیز بھائی ڈاکٹر نیوٹن صاحب نے آپ کی نگہداشت اور تیمارداری میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ اسی صبح ان کے جسد کو بعد اپنے دیگر رفیقوں کے ان کی لاش کو صندوق میں بند کر کے فیروزپور لے گئے۔ اور وہاں ان کے جنازے کے ساتھ شہر کے معزز لوگ اور دیگر شہروں کے عزیز شامل ہوئے۔ اور اکثروں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے جو کہ آنسو

عزیز رفیق تھے۔ خاندان اور اکی اور حبیب میری جان جو کہ پادری صاحب مرحوم کا خود ساختہ گیت تھا گایا۔ جس نے لوگوں کے دلوں پہ حد سے زیادہ تاثیر کی آپ بعد اپنی بیم صاحبہ کے جو کہ دونوں حسن ظاہری اور باطنی سے متصف تھے فیروزپور کی سرزمین میں جہاں انہوں نے اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ خداوند کی خدمت میں صرف کیا سو رہے ہیں۔

سو ۲۹ ماہ مئی سنہ ۱۹۱۱ء کو شہر لودیانہ میں پنجاب امریکن پریسبیٹیرین مشن کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس کی غرض یہ تھی کہ چند ایک ضروری معاملات پر جو کہ امریکن بورڈ نے اس مشن کو بھیجے تھے غور کرے اس مجلس میں مرحوم پادری ایف بے نیوٹن کی موت کا اظہار غم میں انعقاد ہوا جو کہ بعد میں یادگار مشن کی اس کمیٹی کی کارروائی کا ایک بند ہے ”ہم امریکن پریسبیٹیرین مشن پنجاب کے ممبران اپنے عزیز پادری ایف بے نیوٹن ایم ڈی کی موت پر یک دل ہو کر اظہار تاسف کرتے ہیں۔ اور ان کی جدائی کو محسوس کرتے ہیں۔ پادری صاحب مرحوم کی زندگی بحیثیت ایک طبیب حاذق اور معلم دین کے معروف زندگی تھی۔ کیونکہ وہ تصنیفوں سے بڑی الفت رکھتے تھے۔ اور دیسی زبان سے خوب واقف تھے۔ اس لئے ان سے گہرے تعلقات پیدا ہو گئے تھے۔ انہوں نے اور ان کی بیم صاحبہ نے جن کی یاد بھی پیار سے خالی نہیں ہے۔ فیروزپور دیسی کلیسیا کی بنا کا فخر حاصل کیا۔ اخیر دم تک صبح ہی یونانی یا عبرانی زبان میں انجیل کا کچھ حصہ پڑھنا ان کی عادت کا ایک حصہ تھا۔ اور اسباب سے ان کی تحصیل علم کا ایک نادر نمونہ ظاہر ہوتا ہے۔ آپ نے انجیل کے پنجابی اور اردو زبان میں ترجمہ کرنے میں ایک مدت دراز کی خدمت سرانجام کی ہے۔ بلاشبہ وہ بڑے ہی ہر دلعزیز غریب مزاج اور اپنے کاروبار کے غلام بے مانند ہوشمند صاحب تھے۔ ہم اپنے عزیز دوست اور پیارے بھائی کی موت پر مشیت ایزدی کے آگے تسلیم خم کرتے ہیں اور اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں جس نے اپنے خادم پادری نیوٹن کی زندگی کے کاموں میں اتنی قابل تحسین مسرتیں بھری ہوئی تھیں۔“

الراقم یوسف جلال الدین ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول
جالندھر شہر۔

ایک نیا گرجہ

۲۰ اپریل ماہ گزشتہ سنہ ۱۹۱۱ء کو بمقام ہوتی مردان چھاؤنی کے قریب مسیحیوں کی ایک عبادت گاہ تیار ہوئی جس کے واسطے یہاں کی کلیسیا عرصہ قریباً پونے دو سال سے خدا باپ اور خداوند یسوع مسیح کی جناب میں بہت ہی سرگرمی سے دعائیں مانگ رہی تھی کہ اے تو بخش دے کہ تیرے نام کا یہاں ایک مقدس مکان ہو جہاں تیرا مبارک اور بزرگ نام لیا جاوے اور تیرے پاک کلمہ مقدس میں تیرے حضور اپنی شکر گزاریاں گزرانے اور روح اور راستی سے تیری مبارک اور سچی مسیحی عزیز عبادت کریں جو تجھے پسند ہے سو ہماری دعا قبول ہوئی کیونکہ مسیحیوں کی جماعت یہاں مع بچوں کے ۸۰ کے قریب ہیں۔ اور عبادت خانہ ان کے لئے نہیں تھا۔ یہ پہلا عبادت خانہ اس چھاؤنی ہوتی مردان میں ہے جو خاص دیسی مسیحیوں کی عبادت کے لئے ہمارے خدا نے اپنی رحمت سے سنٹرل ایشیا مشن کے ذریعہ سے تیار کر دیا تاکہ اس کے بیچ اس مکان میں اس کا شکر کریں اور اس کے نام کی بزرگی ہو آمین۔ سو جناب ہمارے نہایت مہربان پادری ہگل صاحب شفیق ایجنٹ کالج کے پروفیسر تھے اور ہمارے مہربان یسوع مسیح میں جناب پادری ویر صاحب نے جو [illegible] کی دیسی مسیحی جماعت کے پاسٹر ہیں تشریف لا کر ہمیں بڑے شکر کیا اب ۲۰ تاریخ مذکورہ بالا پر جناب پادری صاحب موصوف نے گرجا کی دعا تقدیس پڑھی۔ جناب پادری ویر صاحب نے یہاں کی کلیسیا کو خدا کے کلام کی خوشخبری سنا کر نصیحت کی آنجناب کی زبان مبارک سے خدا کا پیغام سن کر سب بھائیوں کو نہایت ہی بہت طاقت اور تقویت حاصل ہوئی ہم تمام بھائی یہاں پر دلی خدمت کرتے ہیں۔ اور جتنے ہمارے مسیحی بھائی مردان چھاؤنی میں ہیں سب کے جو ابھی نئے چراغوں کی طرح چمکتے ہیں ان دونوں صاحبان کی تشریف آوری کے لئے تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے تشریف لا کر ہماری بہت ہی مدد کی اور رسوم گرجا کی تقدیس اور پوجا کی تمام ہونے کے بعد چند شخصوں نے جو یہاں کے غریب لوگوں میں سے ہیں اپنے گزشتہ گناہوں کو یسوع مسیح کے پاک خون سے دھو کر بپتسمہ پا کر مقدسوں کے شمار میں آئے اور ہم ۱ شخص نے سال گزشتہ سنہ ۱۹۱۰ء میں بپتسمہ دان کے ہاتھ بپتسمہ پایا تھا۔ اور ابھی انہی دنوں میں تین اشخاص روح حق کے متلاشی ہیں جن میں سے ایک محمدی اور تین ہندو جو خدا کے پاس آنا چاہتے ہیں اور اس مکان میں ابھی ہم سینکڑوں بلکہ ہزاروں روحیں ہیں جو ابھی باقی ہیں جن کو اب تک انجیل شریف کی روشنی نہیں پہنچی وہ تاریکی اور اندھیرے میں ہیں اور اپنی موت کو اپنے سروں پر اٹھائے ہوئے اور اپنی اپنی قبروں میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں ان سب کے لئے اور ان غریبوں کے لئے جن پر تازہ نور ابھی چمکا ہے۔ دعا کے ہتھیار کو کام میں لانے کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ اتنا بڑا ملک افغانستان بغیر دعا کے کس طرح فتح ہو سکے

کے بندوں تک آسکتی ہے۔ پیارے ناظرین نور افشاں کیا آپ مسیحی ہیں۔ اگر ہیں تو آئیے ہم دعا اور منت کریں اپنے مبارک منجی یسوع مسیح کے اس قول پر عمل کریں جو ہماری مدد کا محرک اور ہمارے مقصد میں مسیحی [illegible] زندگی ہے جو اپنے مین وقت پر ظاہر ہوگی۔ اس نے اپنے مقدس کلام میں میرے اور آپ کے لئے فرمایا ہے دیکھو مقدس متی کی انجیل ۹ باب ۳۷، ۳۸ آیت تب اس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ فصل تو بہت ہے لیکن مزدور تھوڑے ہیں۔ پس فصل کے مالک کی منت کرو کہ وہ اپنی فصل کاٹنے کے لئے مزدور بھیجے۔ ابھی انہیں دو آیتوں سے وہ آپ کو [illegible] یاد دلاتا ہے۔ اور اے پیارے اگر آپ اس کے گلہ کی بھیڑوں میں سے نہیں ہیں تو آپ اپنے واسطے اور تمام گمشدہ بھیڑوں کے واسطے دعا کریں کہ وہ راہ حق کی جانب ہادی ہو، اور [illegible] آپ کے ان کے دلوں پر آفتاب صداقت یعنے یسوع مسیح کا نور جلوہ گر ہو جیسا کہ بیان خدا کے کلام میں لکھا ہے افسیوں ۵ باب ۱۴ آیت اس لئے وہ کہتا ہے کہ اے سونے والے جاگ اور مردوں میں سے جی اٹھ تو مسیح کا نور تجھ پر چمکیگا۔ مہربانی کر کے [illegible] مہربانی سے آئیے۔ آپ کو مسیح عالم جس نام کے معنے ہی یہی ہیں کہ نجات دہندہ [illegible] آیت میں [illegible] ہے وہ خاص آپ کے لئے [illegible] نجات کی [illegible] ہے جو آپ کو مفت عنایت [illegible] وقت نہ کیجئے کہ آپ کو [illegible] ہونا [illegible] سے [illegible] نہیں [illegible] مشن [illegible]

ضرورت۔ ایک نئے مشن سٹیشن کیلئے جو کہ [illegible] سوسائٹی کی ضرورت ہے جس کی [illegible] کا جاننا ضروری ہے [illegible] تنخواہ [illegible] بہتر ہو [illegible] پادری [illegible] صاحب [illegible] مشن

گرپال گنج ضلع مظفرپور [illegible] پی

دوسرا سالانہ مسیحی جلسہ لودیانہ

ہاں یہ ممکن ہے کہ بندگی روحانی [illegible] ظاہر سے تو ترقی نہ معلوم ہو۔ پر جیسے دق کے مرض کی طرح اس کا روحانی گھن چلا جاتا ہے۔ اور اس کی موت کے دن تیری حالت میں آ گئے۔ یعنے [illegible] ہونے کے قریب ہے۔ اور کچھ عرصہ میں اپنے گناہ کے [illegible] یعنے نار جہنم کی سزا پائیگا۔ [illegible] میں ہے کوئی ایسا شخص اور ایسی سزا کا مستحق ٹھہرے۔ پھر آپ نے کہا کہ ہماری زندگی آزاد نہیں ہے۔ سچ ہے کہ ہماری زندگی ظاہر [illegible] ہوگا پر گناہ کے بندوں سے جکڑی ہوئی اور مقید [illegible] ہے تو اب اس کو آزاد کون کرے۔ ہاں ہم کو [illegible] یسوع مسیح کا [illegible] آزاد کرتا ہے [illegible] غلامی کی زندگی ہے۔ یہی مجبور زندگی ہے۔ یوحنا ۸ باب ۳۱-۳۲ آیت [illegible] یسوع نے ان یہودیوں کو جو ایمان لائے تھے کہا کہ اگر تم [illegible] رہوگے اور سچائی تم کو آزاد کریگی۔ جو کوئی گناہ کرتا ہے سو گناہ کا غلام ہے۔ گناہ وہی ایک ایسا پتھر ہے جو کہ ہماری زندگی کے لئے [illegible] روک ہے۔ اپنے آپ کو [illegible] شاگردی اور پیار کا یہی نشان ہے کہ میرے حکموں پر عمل کرو۔ یہ کلام [illegible] کے لئے روشنی اور راہ کے لئے چراغ ہے۔ یہی کلام ہے جو کہ ہم کو راہ کے اندھیرے سے بچاتا ہوا سچائی کی [illegible] لاتا ہے [illegible] صاحب [illegible] نے یہ آیت [illegible] آئے اور [illegible] کوئی [illegible] ایمان [illegible] ہے [illegible] جیسے پانی کی ندیاں جاری ہونگی [illegible] مسیح کے [illegible] آپ ہی آپ [illegible] اپنے [illegible] تک اپنے بھیجنے والے کی مرضی پر [illegible] کرتا ہوں۔ باقی آئندہ

وجوہ قبول دین مسیحی محررہ ۱۵ پندرہ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

ایس۔ پی۔ جی مشن رڑکی۔

اور سورہ انعام میں لکھا ہے اولٰئک الذین آتینٰہم الکتٰب والحکم والنبوۃ فان یکفر بہا ہٰؤلاء فقد وکلنا بہا قوماً لیسوا بہا بکٰفرین اولٰئک الذین ہدی اللہ فبہدٰہم اقتدہ یعنی یہ وہ لوگ تھے جن کو ہم نے کتاب اور شریعت اور نبوت دی پھر اگر ان باتوں کو یہ لوگ نہ مانیں تو ہم نے ان پر مقرر کی ہیں وہ شخص جو ان سے منکر نہیں۔ وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت دی سو تو ان کی ہدایت کی پیروی کر۔ پھر ان آیتوں میں صاف حکم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب مقدس پر ایمان لانا چاہئے اور اس کی ہدایت کی پیروی فرض ہو۔

چونکہ قرآن مجید میں کتاب مقدس کو نور اور روشن کتاب اور امام و رحمت بھی لکھا ہے اور جس جگہ اس کا تذکرہ یا نام آیا ہے بہت تعظیم اور تکریم کے ساتھ مذکور ہے۔ ہاں جب پھر قرآن مجید کتاب مقدس کے خلاف ہے سورۃ المائدہ ع ۳ آیت ۱۷ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ہو المسیح ابن مریم۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مسیح مریم کا بیٹا وہی خدا ہے بیشک کافر ہیں۔ وہ لوگ کافر ہیں۔

پھر سورۃ التوبہ ع ۴ آیت ۳۰ وقالت النصٰری المسیح ابن اللہ . . . . . قاتلہم اللہ یعنی نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ . . . . . خدا انکو غارت کرے۔

باقی آئندہ

"پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند"

موضع بارن بازار ضلع لودیانہ میں ایک عجیب کیفیت

تمام ہمت پیری کی قبر پر صرف کر کے میں اتوار کے دن اپنے اپنے گھروں کی راہ لیتی ہیں۔ پھر دوسرے ہفتے بلائے ہر طرح کی آمد و رفت جاری رہتی ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اس [illegible] کے لوگوں نے جن کی زمین میں یہ قبر ہے مقرر [illegible] کیا کہ کسی پکے وکیل کی صلاح سے یہ کچا حساب [illegible] کیا ہوگا۔ کیونکہ پکا ہونے کی بجائے لوگ در غریبانہ بیان کرتے ہیں۔

اول ہر ایک مریض کو ہر ہفتہ سات ہفتوں تک ضروری آنا ہوگا۔

دوم۔ جو چڑھاوا یا نذرانہ دی وہ اپنے ہمراہ پانچ پیسے۔ پانچ [illegible] اینٹیں اور ایک پاؤ اناج لاوے۔

واہ کیا کہنے شیطان جی مہاراج جو ہر ہفتے چالاک جس کو بنا چاہتے ہو ایک دفعہ تو اس کو مالا مال کر کے دکھلا دیتے ہو۔ دنیا کے لوگوں کی آنکھوں پر [illegible] کر سب کچھ لوٹ لیتے ہو اور [illegible] کی طرح سے جیب کسی کی بھی خبر نہیں ہوتی۔ [illegible] پھر قرض [illegible] رہ کر [illegible] اپنے [illegible] کا بیڑا [illegible] کرتے ہو۔ کہیں [illegible] نچاتے ہو۔ کہیں [illegible] سوامی کا روپ [illegible] لیتے ہو۔ کہیں [illegible] لوگوں کو اس قصہ [illegible] فصل دیتے ہو کہ [illegible] کیا [illegible] اس [illegible] کنارے [illegible] آدمی [illegible] کر کے جان دیتے چلے جاتے ہیں۔ ایمان سے [illegible] ہوتے ہیں [illegible] تشریف [illegible] کھلا کر یہ عجب طلسماتی کیفیت دیکھتے ہو۔

باقی وحشت

ملک کنعان کی سیر

یہاں سے سڑک ایک وادی میں ہو کر چلتی ہے۔ جس کا نام وادی الحرامیہ ہے۔ اس وادی کے بیچ میں ایک چشمہ ہے جس کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ یہاں خدا وند اپنے رسولوں کے ساتھ آرام کرنے کو بیٹھے تھے جبکہ وہ یہودیہ سے یروشلم آتے تھے۔ یہ چشمہ ہرا اور [illegible] کی صورت ہے۔ یہاں سے ایک گھنٹہ کا سفر کر کے سڑک [illegible] جانب گھوم جاتی [illegible]۔ چلتے گئے کہ ایک [illegible] پہاڑی پر پہنچی ہے [illegible] مسلمانوں کی ہے۔ اس پہاڑ پر [illegible] نے موسےٰ کی قبر بنائی ہوئی ہے۔ عید کے موقعہ پر ہزاروں مسلمان اس کی زیارت کرتے ہیں۔ یہاں سے [illegible] ایک سامری کی سرائے ہے جس کا ذکر نیک سامری کی تمثیل میں آیا ہے۔ یہ سرائے ابھی موجود ہے [illegible] یہاں [illegible] سے [illegible] ترکی [illegible] ہے۔ [illegible] تو ہے [illegible] پوسٹ آفس نہیں۔ [illegible] لگا ہوا ہے۔ کوئی [illegible] نہیں۔ کوئی [illegible] نہیں [illegible] لوگ چٹھیاں [illegible] وہ کسی مسافر کے ہاتھ [illegible] بھیج دیتا ہے [illegible]۔ [illegible] عثمانیہ سلطنت [illegible] عثمانی گورنمنٹ کی ملکیت ہے۔ مگر [illegible] کسی [illegible] ہے [illegible] کے اندر [illegible] ایک [illegible] ہے [illegible] چلاتی ہے [illegible] سالی [illegible] کہا کہ [illegible] جواب [illegible] کہ یہ [illegible] کہاں سے ہو۔ جب [illegible] سے [illegible] بے ترتیب [illegible] گیا [illegible] پچھلے سال [illegible] کا ایک رات کے وقت [illegible] سے [illegible] قتل کر دیا۔

باقی پھر

شعر و سخن

شراب خانہ خراب

[illegible]

ضرورت

ایک لائق تعلیم یافتہ عورت کی جس نے [illegible] سے [illegible] کی پوری تعلیم پائی ہو ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ [illegible] ذیل پر آنی چاہییں۔

ڈاکٹر [illegible] مشن [illegible] ہسپتال

سیالکوٹ شہر

[illegible]

مضامین

دنیا کا گورکھ دھندا

اے ناظرین با تمکین کیا کبھی خیال بھی کیا ہے کہ یہ دنیا کیا ہے؟ اور یہ سب کاروبار کب سے جاری ہے اور کیوں اور کب تک ہوتے رہیں گے؟ ذرا غور کرو اور خیال دوڑاؤ کہ دنیا کیا چیز ہے۔

فانی ہستی کا بھید۔ دنیائے بے ثبات کا راز۔ چلتی پھرتی تصویروں کا [illegible] کہ سب کچھ ہوا چلا جاتا ہے۔ مگر پتہ نہیں چلتا کہ کب سے ہو رہا ہے اور کب تک ہوتا رہے گا [illegible] بڑے بڑے عالم فاضل اور زاہد حکما سر ٹکرا کر چل بسے لیکن کسی نے [illegible] حکما نے حقیقت الاشیا کے [illegible] سوالی ہی رہے [illegible] آسمان کے تارے [illegible] لیکن دنیا کا بھید بھید ہی رہا۔

[illegible] دیکھتے ہیں کہیں [illegible] پہاڑوں کو [illegible] سمندر [illegible] غائب کر دیے کہیں [illegible] زمین کو ایک [illegible] پانی [illegible] بھی بند کر دیا [illegible] یہ سب کیا ہے [illegible] ہے۔ یہ دنیا ہے [illegible]

باقی آئندہ

انتخاب الاخبار

لنڈن کے اخبارات
(حبیب پیسہ لنڈن کے اخباروں کی اشاعت)

دیکھتا ہوں [illegible] اپنے پیارے ہندوستان کے اخباروں اور اخباروں کے ناظرین کے ساتھ مقابلہ کرتا ہوں تو کئی وجوہات ہیں تو زمین و آسمان کا فرق کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ اور کئی وجوہات ہیں اس سے بھی بڑھ کر ہیں تو انگلستان ہی خاص کر لنڈن میں دیکھتا ہوں کہ سینکڑوں اخبارات ہیں جو انگلستان جرمنی فرانس [illegible] وقت [illegible] اخبار فروخت کرنے والوں کے ہاتھ [illegible] ہیں۔ [illegible] سب فروخت ہو جاتے ہیں۔ [illegible] پانچ بجے شائع ہوتے ہیں کبھی شام کو شائع ہوتے ہیں [illegible] لیکن خلقت [illegible] کے بعد [illegible] کسی [illegible] اخبار بینی کا شوق [illegible] پر بیٹھ کر [illegible] دینے والے لوگ اور [illegible] فروخت [illegible] ہیں جو ان سب اخبار کو [illegible] ہندوستان [illegible] کیونکہ انگلستان میں [illegible] کاغذ یا اخبار استعمال نہیں کرتے۔ بلکہ نیا کاغذ استعمال کرتے ہیں ردی کاغذ یا ردی اخبار ہندوستان کے لیے ہی مخصوص ہے۔ یہاں ایک اخبار کی اشاعت [illegible] نہیں بلکہ لاکھوں تک پہنچ جاتی ہے۔ اڈیٹر [illegible] عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں [illegible] بھی ہر وقت [illegible] ملک کی بہتری اور فلاحت مد نظر رہتی ہے۔ دوسری طرف جب اپنے ہندوستان کے اخباروں [illegible] تو [illegible] ہندوستانی اخباروں کے [illegible] میں پھنسے ہوئے ہیں۔ دوسرے صرف [illegible] ایک [illegible] اخبار [illegible] ملک کی بہتری کا خیال ہے [illegible] بھی نہیں [illegible] کیونکہ [illegible] اخبار بینی کا شوق ہی نہیں۔ [illegible] کہاں سے [illegible] اپنے پیٹ [illegible] محنت [illegible] مشکل سے [illegible] سکتے ہیں۔ اخبار [illegible] کا [illegible] بالکل [illegible] جب تک [illegible] ہندوستان میں جاری نہ ہو تب تک اخبار کی موجودہ حالت کی ترقی نہیں کر سکتی۔ اخباروں کے متعلق [illegible] زیادہ [illegible] کا۔

[illegible] انسان

[illegible] ہندوستان [illegible] ہیں۔ [illegible] میں [illegible] سب سے [illegible] بنگال [illegible] متحدہ [illegible] اور پنجاب کا [illegible] لیکن اس مسئلے نے [illegible] اس کے [illegible] سے [illegible] کی ہے اور اس کے بعد [illegible] ہیں۔ [illegible] ہندوستان میں نہیں [illegible]



جہاں تو صرف یہ حالت ہے کہ ہم پنچ ذاتوں کا کھانا پانی پیا ہوا استعمال نہیں کرتے۔ اور اُن کے چھونے سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔ لیکن مدراس میں یہ کیفیت ہے کہ ان کا چھونا تو درکنار ان کا قریب آنا بھی منع ہے۔ بعض بعض فرقوں کے لئے تو خاص خاص محلوں میں گھسنے تک کا حکم نہیں اور فاصلہ کا شمار مقرر ہے کہ اس سے قریب تر ہو کر ان کا گزر نہ ہو۔ غرض جس درجہ کا تشدد ان فرقوں پر روا رکھا گیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت [illegible] کروڑ ہندوؤں میں سے چھ کروڑ نفوس سوسائٹی کا جزو معطل و بیکار پڑا ہے۔ مدراس میں یہ لوگ پریہ کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں۔ بمبئی میں مہار وغیرہ کہلاتے ہیں۔ بنگال میں ان کو شودر کا لقب دیا گیا ہے اور ہماری طرف کوری چمار کھٹیک بھنگی وغیرہ ان میں شامل ہیں۔ (ہندوستان)

مسلمانوں اور سکھوں کا کاغذی جنگ حکماً بند

پچھلے پرچہ میں ہم نے لکھا تھا کہ لاہور میں سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان کاغذی جنگ ہو رہا ہے بہت سے لمبے اور چوڑے اشتہاروں کے بعد کھلی چٹھیوں پر نوبت آگئی تھی۔ مسلمانوں کی طرف سے آخری اشتہار کھلی چٹھی تھی۔ اور سکھوں کی طرف سے آخری اشتہار گرمکھیوں سے موسوم تھا ابھی کھلی چٹھی کے جواب میں کھلا چٹھا لکھا ہی جا رہا تھا کہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے گورمنگھ صاحب کے متعلق اشتہار بند کرنے کا حکم دیدیا۔ تمام اشتہار جو گزرگاہوں پر لگے ہوئے تھے پولیس نے اتار دیئے۔

اشتہاروں کی روش اور لوگوں کے پڑھنے اور نکتہ چینی کرنے کے طریقے سے پتہ لگتا تھا کہ جذبات بھڑک رہے ہیں اور سنا جاتا ہے کہ ایک آدھ چھوٹی چھوٹی لڑائیاں ہوئی بھی ہیں۔ اچھا ہوا فساد کے پیشتر گورنمنٹ نے اس کے سدباب کی جلد کوشش کی۔ ([illegible] گزٹ)

اور مشنری آتے ہیں

ہندوستان میں آگے ہی عیسائی پرچارکوں کی کمی نہیں بلکن سات سمندر پار بیٹھے ہوئے عیسائیوں کو یہ بھی سوجھی ہے کہ ہندوستان میں پرچارک بہت کم ہیں۔ اس لئے ایڈنبرا کی فری چرچ آف سکاٹلینڈ کے کام کے متعلق ولایت میں یہ کوشش ہو رہی ہے کہ ہندوستان کے کام کو زیادہ بڑھانے کے لئے روپیہ اکٹھا کیا جاوے اور نئے مشنری اور نئے پرچارک مرد تیار ہندوستان کو بھیجے جاویں۔ یہاں کا حال ہو چکا آگے ہی سینکڑوں پرچارک شہروں گاؤں گاؤں میں پرچار کر رہے ہیں جنگلے پرچارک میدانوں کو روندتے ہوئے پہاڑوں کی چوٹیوں اور ان کے گوشوں تک پہنچ گئے ہیں لیکن نامعلوم وہ کہتے ہیں کہ ابھی کچھ کام نہیں ہوا لیکن آریہ سماج ہے کہ ایک پنجاب مقرر کر کے گویا خواب خرگوش میں سو گیا ہے۔ دعویٰ تو یہ ہے کہ دنیا میں وید دھرم کا جھنڈا لہرائینگے بلکن عمل یہ ہے کہ ابھی پیاسوں کی پیاس بجھانے کے لئے آدمی نہیں ہیں۔ ([illegible] گزٹ)

زر افشاں۔ عیسائیوں [illegible]

لالہ نرائن داس صاحب ایم اے پروفیسر ریاضی مشن کالج راولپنڈی

صاحب موصوف عین عالم شباب میں ۲۴ سال کی عمر کے اندر اپنی بوڑھی ماتا اور استری کو ۲۲ مئی کی رات کے وقت ہمیشہ کے واسطے داغ مفارقت دے گئے۔ ایڈیٹر شانتی کو بھی پروفیسر صاحب کی جدائی کا سخت صدمہ پہونچا ہے کیونکہ ہمارے مہربان لالہ نرائن داس جی جس وقت کہ ایڈیٹر شانتی سکول میں تعلیم پاتا تھا۔ اس وقت اونچی کلاس میں پڑھا کرتے تھے۔ آپ کے ایک چھوٹے بھائی لالہ دیوان چند جی ہیں جنہوں نے اس سال ہی ایم اے کا امتحان دیا ہے۔ آپ ایک نہایت غریب گھرانے میں پیدا ہوئے بڑی غربی اور تکلیفوں سے انٹرنس کا امتحان پاس کیا پھر بڑی کوشش سے بی اے میں کامیاب ہوئے۔ اس کے بعد تھوڑے دنوں تک راولپنڈی اسکول ماسٹر رہے پھر ایم اے کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کرسچن کالج لاہور میں داخل ہوئے سنہ ۱۹۰۹ء میں علم ریاضی میں پنجاب کے اندر اول درجہ کامیاب ہوئے۔ اب مشن کالج راولپنڈی میں ریاضی کے پروفیسر تھے۔ ۲۰ مئی کو فارمن کرسچن کالج لاہور سے پروفیسری کے واسطے آپکو بلایا گیا مگر افسوس کہ رات ہی کو اپنی ماتا کا لال اپنے چھوٹے بھائی کا بازو توڑ کر ہمیشہ کیلئے چلدیا۔ پیارے نرائن داس کی جدائی میں آج مشن کالج اور مشن ہائی اسکول راولپنڈی بند کئے گئے اور اظہار غم ان کے گل ہونے پر شہر کے تمام طلبہ نے جدائی کے آنسو بہائے۔ جیسی خوشی سے ہمارے پاٹھک یہ سنکر خوش ہونگے کہ مرحوم نے تمام عمر میں ماس بالکل نہیں کھایا تھا۔ (شانتی)

گورنمنٹ مدراس نے امسال ۱۲ وظائف عطا فرمانے منظور کئے ہیں جو ماہوار روپیہ تک کے ہونگے اور ان ہندوستانی عیسائی لڑکیوں کو دیئے جاوینگے جو ہائی سکولوں میں تعلیم حاصل کرتی ہیں۔

گلدستۂ اخبار

نواب شاہ اعظم کی تشریف آوری کے موقعہ پر کلکتہ میں جو جلوس نکالنے اور جشن کے بعض اور دنگا سامان منانے کی تجویز کی گئی ہے۔ اسکے سبب سے چار صوبوں میں سخت مخالفت شروع ہو گئی ہے۔ امید امرت بازار پتر کا لکھتا ہے کہ اس تماشہ سے قیصر ہند کبھی خوش نہ ہونگے۔

ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس صوبہ مشرقی بنگال و آسام نے ایک ہزار روپے کا انعام اس شخص کو دینا مشتہر کیا ہے جو وارداتِ ضلع ڈھاکہ گنج کے بیچے ڈاکہ کے مجرمین کی پختہ خبر دے۔

رنگون سے ۔ ۳ مئی کی خبر موصول ہوئی ہے کہ ایک چھوٹی عمر کی لڑکی کا سودا تھا۔ ایک سوداگر کی انگوٹھی پر ۔۔۔ ایک دن کی قید محض اور ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی اور جرمانہ ادا نہ ہونے کی صورت میں چند روز سخت قید میں رہنا پڑیگا۔

شملہ میں قلیوں کی ہڑتال ہو رہی ہے۔ کیونکہ پہلے لائسنس یافتہ قلیوں سے ایک روپیہ ٹیکس اور ۔۔۔ بے کی قیمت ہی لیجاتی تھی۔ اب دو روپیہ فی کس ٹیکس ہر فرد روں پر لگایا گیا ہے۔ وہ بھی ان کو دینا پڑتا ہے اس سے چار پانچ سو قلی ۔۔۔ شملہ کی میونسپل حدود سے باہر چلے گئے ہیں۔

ڈیرہ غازیخاں میں گذشتہ طغیانی سے جو خانہ خرابی واقعہ ہوئی تھی۔ اس پر غور کر کے صوبہ کی گورنمنٹ نے سرکاری قرضہ کا چہارم حصہ سود معاف کر دیا ہے۔

اشتہارات

ضرورت

۴ ۔ ۔ ۲

چھ تجربہ کار کیش کاشتوں کی گورنمنٹ پنجاب پنشن فوج ۔۔۔ کے لئے ضرورت ہے تنخواہ شروع میں چالیس سے لیکر پانچ روپیہ تک دیجاویگی کام کے لئے رہنے کے ۔۔۔ سے ملیگا اور ہر ایک پاس ۔۔۔ کے واسطے پنشن کا ہو گا تمام درخواستیں مع نقول اسناد ایجنٹ ہذا کے نام سے آنا چاہئیں۔ پتہ یہ ہے۔

المشتہر جے پادری ہوراس صاحب ایجنٹ ۔۔۔ مشن مقام کلکتہ ۔۔۔

ضرورت

ایک زنانہ عیسائی کمپونڈر کی ڈسٹرکٹ ۔۔۔ شہر کے سرکاری شفاخانہ میں ضرورت ہے درخواست دہندہ سند یافتہ ہونی چاہئے جو اپنے کام میں خوب مشاق ہو تنخواہ ۔۔۔ روپیہ ماہوار ہوگی اور ترقی کام پر منحصر ہوگی درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

المشتہر مسز ۔۔۔ ایم ۔ اے ۔ ایم ۔ میڈیکل ۔ ۔۔۔ ہسپتال فیروزپور شہر ۔ پنجاب

ضرورت

۴ ۔ ۔ ۴

ایک تعلیم یافتہ ۔۔۔ نیک صفات والی بیوہ کی تلاش ہے۔ ۔۔۔ کہ وہ عیسائی تعلیم یافتہ ہو تاکہ خاندان کے لحاظ سے اعلیٰ حسب و نسب ہو ۔۔۔ عمر ۳۰ سال سے کم ہو ۔۔۔ ۔۔۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئے۔ المشتہر پادری جی ۔۔۔ مظفرنگر ۔ اے پی مشن

اشتہار

۴ ۔ ۔ ۲

کمترین بسبب اس اشتہار کے عرض پرداز ہو کر ۔۔۔ کی زوجہ کا کچھ عرصہ سے انتقال ہو چکا ہے اور اب دوبارہ شادی کرنیکا ہے۔ اگر کسی مسیحی بھائی کی کوئی ایسی لڑکی جس کا چال چلن عمدہ ہو اور کم از کم مڈل پاس ہو اور زیادہ ہو تو بہتر قابل شادی معلوم ہو تو بندہ کو مطلع کرے کمترین کی عمر اس وقت ۳۰ سال کی ہے اور پہلی بیوی کا کوئی بچہ نہیں ہے۔ اور ۔۔۔ روپیہ ماہوار ہے اور شادی کے بعد زیادہ ہونے کی امید ہے۔ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ میں بطور مستری کے ملازم ہوں اگر دیگر حالات معلوم کرنے مطلوب ہوں تو ذیل کے پتہ پر خط و کتابت ہو سکتی ہے۔

بعد اطلاع یہ بھی ۔۔۔ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ میں سننے کی طاقت سے محروم ہوں لیکن بذریعہ تحریر کے اپنا مطلب بخوبی نکال سکتا ہوں۔

المشتہر مستری ۔۔۔ سنگھ اے پی مشن ۔ لودیانہ

سنڈے سکول سکرپچر ایگزامینیشن

امتحان بروز سنیچر واقع ۱۵ جولائی ۱۹۱۱ء

۲۔ مضمون ۔ انٹرنیشنل لیسنس اور سنڈری آیات ماہ جنوری سے ماہ جون تک سوائے اپریل ۱۹۱۱ء اور جون ۴ کے سبقوں کے۔

۳۔ امتحان کے کاغذات کے لئے جون ۱۵ سے پیشتر لکھنا چاہئے۔

۴۔ سندات اور تحفے بعد امتحان کامیاب طلباء کو دئے جاوینگے۔

المشتہر

ڈاکٹر جے ۔ ایچ ۔ ۔۔۔ مشن سکریٹری ۔ اے پی مشن شہر جالندھر

۲-بڑے حروف والی جلد کپڑا ۵ر/ +

۳-چھوٹے حروف اور تیل جلد ۸ر +

۱-بیداری کی گیتیں رومن اُردو ار +

۲-بھجن و غزلیں فارسی اُردو- ار +

۳- ایضاً گورمکھی ار +

۴-غذائے رُوح (صفدر علی) ۸ر +

صحت کی ہدایت

۱-ہدایت تیمارداراں

یہہ کتاب رومن اُردو میں شائع ہوئی ہو جو اس ملک کے تمام ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک ہو رہی ہو۔ یہہ کتاب ہر ایک گھرانے کے لئے ایک عمدہ ہدایت نامہ ہو جو مطالعے سے ظاہر ہوگا قیمت صرف ۱۲

۲-تاریخ طاعون- اُردو

یہہ نہایت مفید کتاب ہو۔ یہہ مرض جو فی ماہ ۶۰۰۰ آدمیوں کو ہلاک کر ڈالتا ہو ایک مہلک وبا ہو۔ اس کتاب میں نصیحت ہو کہ اس سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے۔ قیمت صرف- ۶ پائی +

۳-دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ کرسچن لودہانہ رومن اُردو ما

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہو۔ ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہو اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہئے

۴-اصلاح حفظان صحت ار +

گھر کے واسطے لائیبریری

تواریخ بائیبل

مسیح کی تعلیم

حیات مسیح

یسوع مسیح کی موت

مسیح دین اور اخلاق

پاسٹر شی

مسیح کا نمونہ

عزت بے مثال

تلاش حق

جاپان کے حالات

یہہ کتابیں اکٹھی سات روپیہ میں مل سکتی ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودہانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سنڈے اسکول کے سبق

تصویر دار برے سنڈے سکول

۲۵ صورتی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ (علاوہ محصولڈاک علاوہ) اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ روپیہ فی سبق محصولڈاک علاوہ پیشنہ کاپی کی تمام سال کے واسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں + یہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ویری صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ انڈین سنڈے سکول ریلیجس ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں چھاپی جاتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے

کہ بائبل کی تعلیم کے واسطے سب سے عمدہ کتابیں ہیں ان کا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم مل جاتی ہے۔ پس پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے اس لئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں۔ کئی ایک مشن اسکول اس کا استعمال کر رہے ہیں۔ پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام سکولوں میں ان کا رواج ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ نہایت مفید ہیں +

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لیجاویگی وی۔ پی کے ذریعہ سے +

قوت کی گولیاں

دن آگئے جلد منگائیے

ڈاکٹر بسنت کی تیار کردہ قوت کی گولیاں ۲۳ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں۔ طاقت دینے والی مشہور دوائیں بازار میں بکتی ہیں لیکن یہ گولیاں بے نظیر ہیں۔ بغیر پرہیز کے اور نہایت طاقت دینے کا دعویٰ رکھتی ہیں ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز فائدہ ظاہر ہوتا ہے بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی ہے چہرہ پر رونق اور چال میں چستی کی حالت پیدا ہوتے ہیں ... قیمت ۔ گولیوں کی ایک شیشی ... کی خوراک کا ایک روپیہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵ء

امتحاناً نمونہ کی گولیاں بلاقیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے فائدہ دکھاتی ہیں ضرور امتحان کیجئے آپ بلا قیمت ... محصولڈاک کے واسطے دو پیسہ کا ٹکٹ بھیجئے ... [illegible]

الشتہر ... ڈاکٹر ایس کے برمن ... [illegible]

سی بی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۹۶ء

پر فضا محل وقوع

مستقل استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں

شرح ۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ... اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں ... کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن ... درزی کرسی وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت ... مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب سکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ فنڈ مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وہ سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں اور ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ... ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک کی عمر اور صورت کے اسکا ممبر ہو سکتا ہے اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹرجے کلارک ایم اے ۔ انارکلی لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک

ہندوستان و پنجاب ... [illegible]

غیر ممالک سے ... [illegible]

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ اور ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا